اللہ کی رضا کے لیے ؟ میں نہیں سمجھتا کہ ہم میں سے کوئی ایک شخص بھی ایسا ہوگا جس نے برضا و رغبت ، پورے شعور کے ساتھ اور محض اللہ کی رضا کے لیے اپنے ایمان کا تقاضا سمجھ کر یہ عہد نہ کیا ہو ۔ پھر جب واقعہ یہی ہے تو اس راہ میں جمود کیسا ؟ کیا ہمارے ایمان کے تقاضے اب بدل گئے ہیں ؟ کیا اللہ کی رضا ہمیں اب مطلوب نہیں رہی ؟ یا ہماری رائے اب یہ نہیں رہی کہ اللہ کی زمین پر اس کے دین کو قائم کرنا ہمارا مقصد ہے ؟ ان سوالات کو اپنے ذہن میں رکھ کر ہم میں سے ہر شخص اگر روزانہ ایک مرتبہ بھی اپنے نفس کا جائزہ لیتا رہے تو جمود تو درکنار اس کا تصوّر اور اس کا اندیشہ تک باقی نہ رہے گا ۔

جمود کا دوسرا سبب یہ ہو سکتا ہے کہ جماعت کو درست رکھنے کے لیے ابتدا سے محاسبہ و تنقید اور اصلاح و تطہیر کا جو طریقہ رکھا گیا تھا اُس پر عمل کرنا چھوڑ دیا گیا ہو ۔ اس طریقے کو مقرر کرنے کا تو مقصد ہی یہ تھا کہ جماعت میں جہاں بھی کوئی خرابی پیدا ہو رہی ہو اس کا بر وقت نوٹس لیا جائے اور اسے رفع کیے بغیر نہ چھوڑا جائے ۔ جو شخص بھی سُست پڑ رہا ہو یا غلط روش پر چل پڑا ہو ، بلا تاخیر اس کی اصلاح کی کوشش کی جائے ، اور اصلاح نہ ہو سکے تو اسے رخصت کر دیا جائے ۔ اگر یہ کام برابر ہوتا رہے تو جماعت میں ہمیشہ تطہیر کا عمل جاری رہے گا اور اس کے اندر غلط قسم کے آدمی نہ رہنے پائیں گے ۔ غلط قسم کے آدمیوں کا جماعت میں موجود ہونا بہر صورت نقصان دہ ہے ۔ وہ اگر فعّال نہ بھی ہوں تو ان کی چھوت رفتہ رفتہ دوسروں کو لگتی چلی جاتی ہے ۔ اور اگر غلط ہونے کے ساتھ فعّال بھی ہوں تو ان کی ساری سرگرمیاں اس کام میں صَرف ہوتی ہیں کہ جس بیماری میں خود مبتلا ہیں اسے ساری جماعت میں پھیلا دیں ۔ اس طرح کے آدمی جہاں بھی موجود ہوں فوراً اُن کا محاسبہ کیجیے ۔ پھر یا تو وہ ٹھیک ہو جائیں گے ، یا انھیں جماعت سے نکلنا پڑے گا ۔ جماعت کو صحتمند رکھنے کے لیے یہ عمل جاری رکھنا نہایت ضروری ہے ۔ اس میں آپ تساہل سے کام لیں گے تو آئے دن آپ کو پریشان کن مسائل سے سابقہ پیش آتا رہے گا ۔

## مشرقی پاکستان میں جماعت اسلامی کیوں عذابِ الٰہی میں مبتلا ہوئی ؟

**سوال :** ” قانونِ قدرت ہے کہ اصلاح کا کام کرنے والوں کو عذاب سے بچا لیا جاتا ہے مگر مشرقی پاکستان میں جماعتِ اسلامی کا سب سے زیادہ جانی اور مالی نقصان ہوا ہے “ ؟

**جواب :** اللہ تعالیٰ نے یہ کہیں نہیں فرمایا کہ اقامتِ دین کے لیے کام کرنے والے کبھی زخمی نہیں ہوں گے کبھی شہید نہیں ہوں گے اور کبھی اُنھیں کسی قسم کی زک نہ اُٹھانی پڑے گی ۔ اگر ایسا وعدہ اللہ تعالیٰ کر چکا ہوتا تو اس کے دین کا کام کرنے کے لیے لاکھوں کروڑوں آدمی بڑے اطمینان کے ساتھ کھڑے ہو جاتے ۔ یہ بات اچھی طرح سمجھ

لیجیے کہ حق و باطل کی کشمکش میں اگر اہلِ حق کو جان و مال کا نقصان اُٹھانا پڑے، یا وہ شکست کھا جائیں اور اہلِ باطل کو غلبہ نصیب ہو جائے تو اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ اہلِ حق پر عذابِ الٰہی نازل ہوا ہے۔ جماعتِ اسلامی کے جو لوگ مشرقی پاکستان میں تھے انھوں نے جب دیکھا کہ ان کا ملک صریحاً کفر کی گود میں جا رہا ہے تو انھوں نے اُسے روکنے کے لیے اپنی جانیں لڑا دیں، ہزاروں شہید ہوئے، ہزاروں زخمی ہوئے، کثیر تعداد گرفتار ہوئی جسے سخت اذیتیں برداشت کرنی پڑیں، اور مالی مصائب سے تو کوئی بھی نہ بچا۔ اِس کے باوجود وہ کفر کے غلبے کو نہ روک سکے۔ یہ اُن کے حق میں ہرگز عذابِ الٰہی نہیں ہے، بلکہ اُن کا اجر خدا کے ہاں ثابت ہے۔ اور بات صرف اتنی ہی نہیں ہے کہ اُن کا عمل خدا کے ہاں ضائع نہیں ہوا، بلکہ اپنی محنتوں اور قربانیوں سے انھوں نے جو بیج بوئے ہیں وہ دنیا میں بھی ضائع نہیں ہوئے۔ وہ پھل لا رہے ہیں اور آگے جانے والوں کے پیچھے جو لوگ بچے رہ گئے ہیں وہ خدا کے فضل سے اس فصل کو کاٹنے اور مزید فصل بونے میں لگے ہوئے ہیں۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی پر کچھ زیادہ دن نہ گذرے تھے کہ وہاں لوگوں کی آنکھیں کھلنی شروع ہو گئیں اور بڑے بڑے پُرجوش بنگلہ دیشیوں کا جوش بھی ٹھنڈا پڑ گیا۔ اب وہ جماعت کے لوگوں سے مل کر صاف صاف یہ اعتراف کر رہے ہیں کہ ہم دھوکا کھا گئے، اور صحیح بات وہی تھی جو آپ کہہ رہے تھے۔ "جماعتِ اسلامی" اگرچہ وہاں باقی نہیں رہی ہے، کیونکہ ایک سرکاری جماعت کے سوا دوسری سب جماعتیں خلاف قانون ہو چکی ہیں۔ لیکن جماعت کے لوگ موجود ہیں، اور وہ برابر اپنا فرض انجام دیے جا رہے ہیں۔ آج وہاں کے لوگوں کا رجوع اُن کی طرف پہلے سے زیادہ ہے کیونکہ تجربے نے اُن کو کھوٹے اور کھرے کا فرق اچھی طرح بتا دیا ہے۔

میں مشرقی پاکستان کے بارے میں یہ باتیں صرف آپ کے اطمینان کے لیے بیان نہیں کر رہا ہوں، بلکہ اس سے بڑھ کر میرا مقصد عذابِ الٰہی کے اُس غلط تصور کو آپ کے ذہن سے مٹانا ہے جو اس سوال میں پایا جاتا ہے۔ خدانخواستہ اگر کبھی ایسا وقت آ جائے کہ کفر کے ہجوم کا خطرہ پاکستان کے اِس حصے کو بھی لاحق ہو جائے تو آپ اِس غلط فہمی میں نہ رہیں کہ اصلاح کا کام کرنے والے تو عذابِ الٰہی سے بچا ہی لیے جاتے ہیں، پھر جہاد کی کیا ضرورت؟ اور یہ غلط فہمی بھی آپ کو لاحق نہ ہو کہ اس سرزمین کو کفر کی گود میں جانے سے بچانے کے لیے اگر جماعتِ اسلامی کو اپنے مشرقی پاکستانی رفقا کی طرح قربانیاں دینی پڑیں تو یہ گویا خدا کے عذاب میں مبتلا ہونا ہو گا۔ یہ دونوں باتیں سراسر غلط ہیں۔ اسلام کے گھر کو بچانے کے لیے ہمیں اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینا ہو گا، اور یہ یقیناً جہاد فی سبیل اللہ ہو گا جس میں جان دینا شہادت ہے نہ کہ عذاب۔ اور ہمیں خدا کے فضل سے